میت کو جلانا

محمد رفیق طاہر عفا اللہ عنہ

دفن کرنا ہی فطرت ہے:

اسلام دین فطرت ہے اور اس نے ہر میت کو خواہ مسلمان کی ہو یا غیر مسلم کی، دفنانے کا حکم دیا ہے۔ آدم کے دو بیٹوں کے واقعہ میں بھی یہی سبق ہے کہ جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو قاتل اس میت کے بارہ میں پریشان ہوا کہ اسکا کیا کیا جائے؟:

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ

تو اللہ تعالی نے ایک کوا بھیجا جو زمین کرید تا تھا، تاکہ اسے دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپائے۔

[سورة المائدة: ٣١]

یعنی اس کوئے کو زمین کُریدتے دیکھ کر اسے سمجھ آگیا کہ زمین کھود کر اسے چھپا دے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی نے زمین کو انسانوں کا مسکن بنایا ہے، خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ زندوں کے لیے زمین کے اوپر اور فوت شدگان کے لیے زیر زمین۔

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾

کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا، زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔

سورة المرسلات: ٢٥،٢٦

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى

اسی سے ہم نے تمھیں پیدا کیا، اور اسی میں ہم تمھیں لوٹائیں گے، اور اسی سے ہم تمھیں دوسری مرتبہ نکالیں گے۔

سورة طه: ٥٥

یعنی مرنے کے بعد کسی بھی انسان کے جسد خاکی کو سپردِ خاک کرنا ہی قرآن مجید فرقان حمید کا منشا ہے۔
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

کافر میت کو بھی دفنایا جائے:

جب ابوطالب فوت ہوا، تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ، قَالَ: «اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ، ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا، حَتَّى تَأْتِيَنِي» فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ وَجِئْتُهُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي

آپکا گمراہ چچا مر چکا ہے، تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جا اور اپنے والد کو دفنا دے، پھر میرے پاس آنے سے پہلے کچھ بھی نہ کرنا"۔ کہتے ہیں: میں گیا اور اسے دفنا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا، تو میں نے غسل کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعاء فرمائی۔

سنن أبي داود: ٣٢١٤

اسی طرح مقتولین بدر کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنوئیں میں پھینکنے کا حکم دیا تھا۔

صحيح البخاري: ٣٩٧٦

میت کو جلانے کی دلیل:

بعض لوگ میت کو جلانے کے جواز میں ایک صحیح حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ، رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا، فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ، فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ

تم سے پہلے ایک آدمی تھا، اللہ تعالی نے اسے خوب مال و دولت سے نوازا تھا، جب فوت ہونے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں تمہارے لیے کیسا باپ تھا؟ تو انہوں نے کہا: بہترین باپ۔ اس نے کہا میں کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا، تو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے نہایت باریک پیس دینا، پھر تیز ہوا والے دن مجھے اڑا دینا، تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ عزو جل نے اسے جمع کیا اور پوچھا: "تجھے (یہ کام کرنے پہ) کس چیز نے ابھارا تھا؟" اس نے کہا: تیرے خوف نے، تو اللہ تعالی نے اس سے رحمت والا معاملہ فرمایا۔

صحيح بخاري :٣٤٧٨

اس روایت کو پیش کر کے یہ کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے اپنی میت کو جلانے کی وصیت کی، اور ویسا ہی کیا گیا لیکن پھر بھی اللہ تعالی نے اسے معاف کر دیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کو جلا دینا بھی عند اللہ جائز و درست ہے۔ بلکہ ایسا کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالی رحمت والا معاملہ فرماتے ہیں۔ اور جس انسان کے گناہ معاف ہو جائیں اور اسے اللہ کی رحمت حاصل ہو جائے اسے اور کیا چاہیے ؟!۔

اس دلیل کا محاکمہ:

اولاً...: یہ پہلی شریعت کی بات ہے، جو کہ ہمارے لیے دلیل نہیں بنتی۔ اہل اسلام پہ قرآن و سنت کی پابندی لازم ہے، اور قرآن و سنت میں دفن کرنے کا حکم آیا ہے جلانے کی اجازت نہیں۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسکی پیروی کرو، اور اسکے سوا دیگر اولیاء کی پیروی نہ کرو، تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔

سورة الأعراف : ٣

اللہ کا حکم ہے کہ جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اسکی پیروی کرو، سابقہ شریعت کے وہ احکام جنہیں شریعت اسلامیہ نے منسوخ کر دیا، اور اسکی جگہ نیا حکم جاری کیا، اس میں سابقہ شریعت کی پیروی باتفاق امت جائز نہیں ہے۔ اور اس معاملہ میں تو ہماری شریعت کا واضح حکم موجود ہے کہ میت کو دفن کیا جائے۔

اور پھر اس شریعت میں بھی جلانے کا قانون نہیں تھا، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اسے وصیت کرنے کی کوئی ضرورت پیش نہ آتی، اسکے بیٹے خود ہی یہ کام سرانجام دے لیتے۔

ثانیا...: اللہ تعالی نے اسے جلانے کی وجہ سے معاف نہیں کیا، بلکہ اسکی اس غلطی پہ اسکی باز پُرس کی گئی!۔ گویا یہ اسکی غلطی تھی تبھی اس سے سوال ہوا کہ تو نے یہ کیوں کیا؟، کیونکہ نیکی وطاعت پہ یہ سوال نہیں کیا جاتا۔

ثالثا...: اسکی بخشش کی وجہ بھی حدیث میں ہی مذکور ہے کہ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تو اس نے جواب دیا کہ اے اللہ! تیری خشیت کی وجہ سے! جس پہ اللہ تعالی نے اسے معاف کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ واقعی اس نے میرے خوف سے یہ عمل کیا ہے۔ یعنی اسکی معافی جلانے والے عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ خشیت کی وجہ سے ہوئی!۔ اور اسی خوف الہی میں اسے سمجھ ہی نہ آئی کہ وہ کیا کرے تو اس نے یہ غلط وصیت کر دی اور اسکے بیٹوں نے اس وصیت پہ من وعن عمل کیا۔

رابعا...: اگر میت کو جلا دینے سے اسکی بخشش ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے چچا کے ایمان لانے پہ بہت حریص تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اسے دفنانے کے بجائے جلانے کا حکم دیتے، تاکہ اسکی بخشش ہو جائے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا، بلکہ دفن کرنے کا ہی حکم دیا۔

یہ چاروں نکات ایک ہی نتیجہ دیتے ہیں کہ میت کو جلانا شریعت اسلامیہ میں جائز نہیں، بلکہ یہ احکام شریعت کے منافی ہے۔ بلکہ یہ زندہ کو جلانے کی طرح جرم عظیم ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا

میت کی ہڈی کو توڑنا اسکی زندگی میں اسے توڑنے کی طرح ہے۔

سنن أبي داود: ٣٢٠٧

گویا زندہ کی ہڈی توڑنا اور میت کی ہڈی توڑنا شریعت اسلامیہ میں برابر ہے۔ احترام آدمیت کا درس دین اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔ مرنے کے بعد بھی شریعت نے انسانی جسم کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح اگر کوئی میت کو جلاتا ہے تو وہ اسی اصول کے تحت زندہ کو جلانے کے برابر جرم کرنے کا مرتکب ٹھہرتا ہے۔ لہذا کسی طور پر بھی کسی بھی میت کو جلانے کا تصور اسلام میں نہیں پایا جاتا۔

حالیہ دنوں میں کورونا کے سبب سے ہلاک ہونے والے افراد کے بارہ میں بعض متجددین، منکرین حدیث کی طرف سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ کرونا کے شکار افراد کی میتوں کو جلانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ اور اسے مقاصد شریعت سے ہم آہنگ کرنے کی سعی لاحاصل کر رہے ہیں۔ جو کہ شریعت اسلامیہ نہیں بلکہ ملحدین و اہل مغرب کے افکار سے متاثر ہونے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ انکے نزدیک مرنے کے بعد انسانی جسم ایک فضول شے ہے، نہ اسکی کوئی کرامت و عزت ہے، اور نہ ہی اسکے کچھ حقوق، سوا سے جہاں مرضی پھینک دیا جائے، یا جلا دیا جائے، یا سمندر برد کر دیا جائے، اسکے جسم کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے لیبارٹریوں میں تختہ مشق بنایا جائے، اس سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ وہ آخرت کے منکر ہیں۔

رہی یہ بات کہ کورونا ایک خطرناک اور مہلک وائرس ہے، میت کو دفن کرنے والے بھی اسکا شکار ہو سکتے ہیں، تو یہ بالکل بے ڈھنگا اعتراض ہے۔ کیونکہ یہ مریض اس سے پہلے بہت سے مراحل سے گزر کر فوت ہوا ہے، جیسے اس سے پہلے احتیاطی تدابیر اختیار کرکے اسکا علاج وغیرہ کیا گیا، کفن دفن بھی ویسے ہی ممکن ہے۔